بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ / پیر ۱۳ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ / ۱۶ شہادت ۱۳۶۳ ہش / ۱۶ اپریل ۱۹۸۴ء / نمبر ۸۸

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ شہادت / اپریل - حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں

ربوہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

دائیں سے تکلیف کی شدت ہے اور ٹانگوں میں درد ہے نیز کمزوری بہت ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین!

مرکزِ سلسلہ ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تیسویں سالانہ تربیتی کلاس شروع ہو گئی

افتتاحی اجلاس میں ملک بھر کی ۳۳۴ مجالس کے ۶۰۱ نمائندوں کی شرکت

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے اپنے خطاب کے ذریعہ افتتاح فرمایا :

ربوہ ۱۳ شہادت / اپریل - آج یہاں ایوان محمود میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تیسویں سالانہ تربیتی کلاس شروع ہو گئی۔ کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی نے اپنے خطاب کے ذریعہ فرمایا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز ۵ بج کر ۱۲ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمود احمد صاحب شاد متعلم جامعہ احمدیہ نے کی جس کے بعد محترم محمود احمد صاحب شاہد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے عہد دوہرایا۔ بعد ازاں مکرم سید صہیب احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترم انعام الحق صاحب کوثر ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے کلاس کے بارہ میں ابتدائی رپورٹ پیش کی جس میں آپ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "مرکزی تربیتی کلاس میں بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے" کو پورا کرنے کے لئے طلباء اور مجالس سے ذاتی رابطہ کے ذریعہ سلسلہ کے جرائد و رسائل میں اعلانات کے ذریعہ، نیز سرکلرز اور دورہ جات کے ذریعہ کوشش کی گئی اور اس سلسلہ میں جماعتوں کے امراء، مربیان۔ قائدین مجالس و قائدین اضلاع و علاقہ اور ناظمین اطفال سے تعاون کی درخواست کی گئی۔

انھوں نے بتایا کہ نامساعد حالات کے باوجود بفضل تعالیٰ پورے ملک سے ۳۳۴ مجالس کے ۶۰۱ نمائندے اس کلاس میں شرکت کی غرض سے مرکز سلسلہ ربوہ میں پہنچ چکے ہیں اور ان کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

ناظم اعلیٰ صاحب نے بتایا کہ اس کلاس کا مقصد نوجوان طلباء میں مادی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم کے حصول کا ذوق و شوق پیدا کرنا اور انہیں داعی الی اللہ کی صفت سے متصف کرنا ہے۔ آپ نے مختصراً تربیتی کلاس کے روزانہ پروگرام کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہر روز کلاس کا آغاز نماز تہجد کے ذریعہ ہوا کرے گا۔ اور کلاس کا پروگرام رات ۹ بجے تک جاری رہا کرے گا۔ اس رپورٹ کے آخر میں ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے اس کلاس کے ہر جہت سے کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

ان کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے طلباء سے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس کلاس کا افتتاح کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کلاس کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور اس میں شامل ہونے والے طلباء کو بے انتہاء فضلوں سے نوازے اور طلباء کے دل میں اپنی سچی محبت اور نور ڈالے۔

آپ نے اس بات پر زور دیا کہ تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے طلباء ان ایام سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں اپنا وقت صرف کریں۔ نیکی کے کام سیکھیں۔ انھیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور ان میں مداومت اختیار کریں۔

خطاب کے آخر میں آپ نے دعا کرائی اور تربیتی کلاس کا افتتاحی اجلاس برخواست ہوا۔ یہ کلاس ۱۳ سے ۲۶ اپریل تک جاری رہے گی۔ (ان شاء اللہ)

ربوہ ۱۳ شہادت / اپریل - آج یہاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی زیر ہدایت مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ دیا۔ جس میں خدائی جماعتوں کی دو صفات بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

محترم مولانا نے بتایا کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام دعوت الی اللہ کے لئے تشریف لاتے ہیں تو ان کی آمد پر دو قسم کے ردِ عمل پیدا ہوتے ہیں۔ ایک ردِ عمل مخالفین کا ہوتا ہے جو مخالفت کے ذریعہ خدائی جماعت کی سچائی کا ایک دلیل فراہم کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا مخالفت کرنا اس امر کو آشکار کر رہا ہوتا ہے کہ یقیناً مامور من اللہ کی اس آواز میں کوئی وزن ہے اور اس نے اپنے ماحول کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے وہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس آواز کو مؤثر قوت بننے سے پہلے ہی دبا دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے وہ طرح طرح کی مشکلات پیدا کر کے خدائی جماعتوں کے خلاف ظلم و ستم کا بازار گرم کرتے ہیں۔ اس مرحلے پر دوسرا ردِ عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ جو لوگ ایسی مشکلات میں ثابت قدم رہیں گے ان پر فرشتوں کا نزول ہوگا اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی جنت عطا فرمانے کی خوشخبری دیتا ہے۔

مولانا نے کہا کہ آج جماعت احمدیہ پر دونوں ردِ عمل ظاہر ہوئے ہیں۔ ایک مخالفین کی مخالفت کا اور دوسرا اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی تائید کا۔ یہ دونوں باتیں اس جماعت کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ اس لحاظ سے اس جماعت کو مخالفت کا کوئی ڈر نہیں ہو سکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس موقعہ پر ہر احمدی اپنا جائزہ لے کہ ان حالات میں اس کے ایمان کو تقویت حاصل ہوئی ہے یا نہیں۔ مولانا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات کے ذریعے اس اصول کو واضح کیا۔ اور احباب جماعت پر زور دیا کہ وہ اپنی دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی کے اظہار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد (باقی صفحہ ۶ پر)

پردہ کی غرض

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۳۶)

طلباء و طالبات اپنے نتائج کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوائیں

:- نظارت تعلیم :-

دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کو دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا..... یہ باتیں انسان کی نہیں یہ اس خدا کی..... ...(ہیں) جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ ۵۶)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۳ر رجب المرجب ۱۴۰۴ھ
۱۶ر شہادت ۱۳۶۳ ہش

مذہبی جھگڑوں کے انفصال کا آسمانی طریق

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ مخالفین حق کو ان کے ان مظالم پر جو وہ اہل حق کے خلاف روا رکھتے ہیں یکدم نہیں پکڑتا بلکہ وہ انہیں مہلت پر مہلت دیتا چلا جاتا ہے تاکہ وہ حق کی مخالفت میں اپنا پورا زور لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اس مہلت کے نتیجہ میں اگرچہ اہل حق کو ناقابل بیان مصائب میں سے گزرنا پڑتا ہے اور بسا اوقات یوں معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین حق ان کی ہستی کو کالعدم کر دیں گے لیکن ان کو دی جانے والی مہلت خواہ کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو بہرحال محدود ہوتی ہے۔ جب وہ اپنا پورا زور لگا کر اور اہل حق کو خوف دلا دلا کر ظلم کو اس کی انتہا تک پہنچا دیتے ہیں تو خدا تعالیٰ اہل حق کے صبر و ثبات اور تضرعات کو قبول فرما کر انہیں اپنی معجزانہ تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور نہ صرف ان کو تباہ ہونے سے بچا لیتا ہے بلکہ غلبۂ حق سے متعلق اپنے فیصلہ کو نافذ کر کے رہتا ہے چنانچہ وہ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ
فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(الروم آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول انکی قوموں کی طرف بھیجے تھے۔ پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشان لے کر آئے اور ہم نے (اہل حق پر ظلم توڑنے والے) مجرموں سے مناسب بدلہ لیا۔ اور ہم کیوں نہ ایسا کرتے جبکہ) مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ مخالفین حق، حق اور اہل حق کو کتنے ہی دکھ دیں اور اپنے ظلم کو انتہا تک پہنچا کر کتنا ہی خوف کیوں نہ دلائیں خدا تعالیٰ انہیں ان کے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ وہ مومنوں کی تضرعات سن کر ان کی مدد ضرور کرتا ہے۔ اس نے ان کی مدد کرنا خود اپنے اوپر فرض کیا ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ہم حضور اقدس کے ایک ارشاد پر ہی جو اللہ تعالیٰ کی اس سنت کی پُر معارف و فصاحت پر مشتمل ہے اپنی معروضات کو ختم کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

"سو اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سید و مولا نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا کچھ عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو! اس پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لو گے کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے، جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶)

صادق تبہ ہوا ہے نہ ہوگا کبھی تباہ

(حضور کے حالیہ خطبہ میں دعا کی تحریک کی بناء پر)

وقتِ دعا ہے مولیٰ کے پیارو، دعا کرو
اُس کے حضور راتوں کو اُٹھ کر صدا کرو

تاریکیوں میں جبکہ بشر محوِ خواب ہو
تم دھیمی دھیمی اپنے خدا سے ندا کرو

مذہب کے نام پر نہ ہو جور و ستم کہیں
اُس ربِ کائنات سے یہ التجا کرو

اے ساکنانِ شہرِ وفا جاگتے رہو
اور حشر اک دعاؤں سے اپنی بپا کرو

قائم رہو شریعتِ اسلام پر مدام
جو کچھ کرو برائے رضائے خدا کرو

دامن نہ چھوٹے تقویٰ و ایمان کا کبھی
اور وقت کے امام کی بھی اقتدا کرو

زندہ خدا ہمارا محافظ ہے ہر گھڑی
ہر حال میں اُسی کا سہارا لیا کرو

وعدہ ہے اس کا بندوں سے اُدعونی استجب
اُس سے ہی مشکلات میں عجز و بکا کرو

صادق تبہ ہوا ہے نہ ہوگا کبھی تباہ
مثلِ خلیلؑ آگ ستم کی سہا کرو

خالق کے ہوں حقوق کہ ہوں اُس کی خلق کے
بر وقت اور بصدق و صفا سب ادا کرو

قرآں ہماری شرع ہے اور مصطفےٰؐ رسول
اعلان مُلک مُلک یہ تم برملا کرو

مبعوث ہو چکے ہیں مسیحؑ و امامِ وقت
ظاہر تمام قوموں پہ یہ ماجرا کرو

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض آیاتِ قرآنیہ کے جوابی کلمات

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

قرآنِ کریم کی بعض آیات کے پڑھنے اور سننے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آثار سے بعض کلمات پڑھنا ثابت ہیں۔ احباب کی آگاہی کے لئے ان آیات کا ذکر کر کے ان کے ساتھ جوابی کلمات درج کئے جاتے ہیں تاکہ احباب ان کو یاد کر لیں اور ان آیات کے پڑھنے یا سننے پر وہ کلمات دہرائے جا سکیں۔

آیت نمبر ۱:
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (سورۃ فاتحہ)

ترجمہ: ان لوگوں کے راستہ پر ہمیں چلا جن پر تو نے انعام کیا۔ جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ بعد میں گمراہ ہوگئے۔

جواب: "آمین"
اے خدا میری دعا قبول فرما۔
(بخاری و مسلم۔ مشکوٰۃ ص۷۹)

آیت نمبر ۲: پارہ ۱۵ بنی اسرائیل ع۱۲ کی آخری آیت:
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

ترجمہ: اور سب دنیا کو سنا سنا کر کہہ کہ ہر تعریف کا مستحق اللہ ہی ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس کو عاجز پا کر کوئی اور اس پر رحم کر کے اس کا دوست بنتا ہے اور اس کی خوب بڑائی بیان کر۔

جواب:
"تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا۔۔۔ الخ"
میں اس دائمی زندہ رہنے والے خدا پر توکل رکھتا ہوں جو کبھی مرنے والا نہیں۔
(آگے وہی آیت مذکورہ پڑھے)
(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۷)

آیت نمبر ۳: پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب ع۶ کی آیت:
"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝
اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے اور ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

جواب: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ"
اے خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر برکات اور سلامتی نازل فرماتا رہ۔
(تفسیر جلالین ص۳۵۵ کانپور)

آیت ۴: پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن کی آیت جو بار بار آتی ہے:
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
تم دونوں جن و انس اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے؟

جواب: "لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ"
اے ہمارے رب ہم تیری نعمتوں میں سے کسی کے بھی مکذب نہیں اور کامل تعریف تجھی کو حاصل ہے۔
(ترمذی ص۱۶۶ ج۲ مشکوٰۃ ص۸۰)

آیت ۵: پارہ ۲۷ سورۃ الواقعہ ع۳ کی آیت آخری:
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝
تو اپنے عظمت والے رب کے نام کے ذریعہ سے تسبیح کر۔

جواب: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ"
میرا عظمت والا رب پاک ہے۔
(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص۳۰۱)

آیت نمبر ۶: پارہ ۲۹ سورۃ الملک ع۱ کی آخری آیت:
اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝
اگر تمہارا پانی زمین کی گہرائی میں غائب ہو جائے تو بہنے والا پانی تمہارے لئے خدا کے سوا کون لائے گا۔

جواب: "اَللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ"
اللہ سب جہانوں کا رب (ہی پانی لا سکتا ہے)
(تفسیر جلالین ص۴۶۶)

آیت نمبر ۷: پارہ ۲۹ سورۃ القیامۃ ع۲ کی آخری آیت۔
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۝
ترجمہ: کیا خدا تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں کہ وہ مردوں کو پھر زندہ کر دے۔

جواب "بَلٰى" کیوں نہیں۔ (یقیناً وہ قادر ہے)
(ابوداؤد۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ ص۸۱)

آیت ۸: پارہ ۲۹ سورۃ المرسلات ع۲ کی آخری آیت:
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝
وہ بتائیں کہ اس قرآن کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔

جواب: "اٰمَنَّا بِاللّٰهِ"
ہم اللہ پر اور اس کی کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔
(ابوداؤد۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ ص۸۱)

آیت ۹: پارہ ۳۰ کی سورۃ الاعلیٰ کی پہلی آیت:
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝
تو اپنے بزرگ و برتر رب کے نام کا بے عیب ہونا بیان کر۔

جواب:
"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى"
میرا بزرگ و برتر رب پاک ہے۔
(مسند احمد۔ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ ص۸۱)

آیت ۱۰: پارہ ۳۰ سورۃ الغاشیہ کی آخری آیت:
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝
پھر ان سے حساب لینا بھی یقیناً ہمارا ہی کام ہے۔

جواب:
"اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا يَّسِيْرًا"
اے اللہ ہم سے آسانی سے حساب لیجیو۔

آیت ۱۱: پارہ ۳۰ سورۃ الفجر کی آخری آیت:
فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝
آ! میرے خاص بندوں میں داخل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔

جواب:
"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَآئِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَآئِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَآئِكَ"
(ابن کثیر جلد ۴ ص۵۱۱)

آیت ۱۲: پارہ ۳۰ سورۃ التین کی آخری آیت:
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝
کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں؟

جواب:
"بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ"
کیوں نہیں اور میں بھی اس پر ایک گواہ ہوں۔

آیت ۱۳: سورۃ بقرہ کے آخر کی آیات دعائیہ:
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
اے خدا ہمیں منکرین کی قوم پر نصرت عطا فرما۔

جواب: "آمین"
اے خدا ہماری دعا قبول فرما۔
(تفسیر اتقان جلد اوّل ص۱۰۷)

(نوٹ)
تفسیر "اتقان" میں لکھا ہے:
"لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ"
(تفسیر اتقان جلد اوّل ص۱۰۶ از امام جلال الدین سیوطی رح)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تلاوت میں ایسی آیت سے گزرتے جہاں رحمت کا ذکر ہوتا تو حضور ٹھہر کر رحمت الٰہی طلب فرماتے اور جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں عذاب کا ذکر ہوتا تو ٹھہر جاتے اور عذاب الٰہی سے پناہ طلب کرتے۔

اسی طرح جہاں کہیں تسبیح و تعوذ کا ذکر آتا تو حضور تسبیح و تحمید و تکبیر اور تعوذ حسب موقع کرتے۔
(اتقان جلد اوّل ص۱۰۶)

غرض اس طرح قرآن کریم کی تلاوت کے وقت ان اوامر کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

قرآنی تاثیرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان جب اپنی جسمانی۔ ذہنی اور روحانی ارتقاء کی منازل طے کرتا ہوا ایک اعلیٰ مقام پر پہنچا، تو خدا تعالیٰ کی رحمت نے جوش مارا اور اپنی مخلوق پر فضل و رحمت کی تیز موسلا دھار بارش برساتے ہوئے سب سے پیارے رسول خاتم الانبیاء جامع الجمیع الصفات الحسنۃ کو اپنی پاک وحی کے ذریعہ شریعت غرّاء جو

فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

اور لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ

کے مصداق ہے کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

وحی کے لئے ضروری ہے کہ وہ منزل علیہ کی استعداد کے موافق ہو۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کمالات و استعدادات میں سب انبیاء سے بڑھ کر ہیں اور آپ خاتم النبیین ہیں لہذا آپ کے ذریعہ جو شریعت نازل کی گئی وہ بھی خاتم الکتب اور جامع جمیع کمالات حسنہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں قوتِ جذب چونکہ سب انبیاء سے بڑھ کر تھی۔ لہذا یہ شریعت (یعنی قرآن کریم) اپنی قوت جذب یعنی روحانی تاثیرات کے لحاظ سے گذشتہ سب کتب پر بدرجہ اتم فوقیت رکھتی ہے حضرت مسیح موعود اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیاء و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفا تھے اس لئے خدائے جلشانہٗ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا۔ وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر الٰہی وحی نازل ہو جو کہ تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲۴ حاشیہ)

یہی وہ اعلیٰ و ارفع شریعت ہے جس کی تاثیرات سے روحانی اندھے بینا ہوتے ہیں اور روحانی مُردے زندہ ہوتے ہیں اور روحانی بہرے سننے لگتے ہیں اور روحانی گونگوں کی زبانوں پر الٰہی معارف جاری ہونے لگتے ہیں

قرآنی تاثیر کا سب سے بڑا معجزہ جو اپنے اندر جامعیت رکھتا ہے یہ ہے کہ قرآن کریم ایسے زمانہ میں نازل ہوا جو

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کا مصداق تھا۔ نیز یہ کہ قرآن کریم ایک جاہل، اجڈ اور وحشی قوم میں نازل ہوا ایسی قوم جو کسی کی اطاعت کا تصور بھی اپنے ذہن میں نہ لا سکتی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور قرآنی تاثیرات کے طفیل وہی قوم دنیا کی سب سے معزز قوم بن گئی۔ ہاں وہی جو تین سو ساٹھ بتوں کے پجاری تھی وہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے لگی اور ساری دنیا کی بادشاہتیں ان کے قدموں میں لا کر رکھ دی گئیں۔ اور دنیا کے چوٹی کے عالم اس جاہل قوم سے پیدا ہوئے۔ اسلام کے اشد ترین دشمن اسلام کے شیدائی بن گئے۔ اور قیمتی ہیروں کی طرح دنیا میں چمکنے لگے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرُوثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ

قرآنی تاثیرات کے سلسلہ میں سرفہرست حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ قبول اسلام ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے نکلتے ہیں راستہ میں سوال ہوتا ہے، اے عمر آج کدھر کا ارادہ ہے، بے خوف و خطر جواب دیتے ہیں۔ آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ختم کرنے جا رہا ہوں اس پر جواب ملتا ہے پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی تو خبر لو۔ یہ سننا ہی تھا کہ سیدھے ان کے گھر پہنچے۔ اس وقت حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ قرآن پڑھ رہے تھے۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کی آہٹ سنی تو چھپ گئے اور آپکی بہن فاطمہؓ نے قرآن شریف کے اوراق چھپا دیئے عمر اندر آئے اور آتے ہی بہن اور بہنوئی کو اتنا مارا کہ زخمی کر دیا۔ جب بہن کے جسم سے خون بہنے لگا تو غصہ جاتا رہا اور طبیعت میں نرمی پیدا ہوئی تو کہا کہ مجھے بھی دکھاؤ تم کیا پڑھ رہے تھے۔ جب دیکھا تو سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیات تھیں۔ بے اختیار بول اٹھے یہ کیا پاکیزہ کلام ہے۔ قرآن نے ایسا اثر کیا کہ تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے نکلے تھے لیکن خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی عظمت و شوکت کا خود شکار ہو گئے۔ اور دارِ ارقم میں حاضر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کر لی۔

• طفیل بن عمرو دوسی۔ ایک مشہور شاعر عرب تھے۔ اور آپ کا شمار عرب کے شرفاء میں تھا۔ ایک دفعہ آپ مکہ آئے تو لوگوں نے آپ سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات ہرگز نہ سننا وہ لوگوں پر جادو کر دیتا ہے۔ آپ چونکہ بڑے سمجھدار اور دانا سمجھے جاتے تھے اس لیئے آپ نے ملنے کا ارادہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حرم شریف میں اتفاقیہ ملاقات ہو گئی۔ جب آپ نے قرآن سنا تو رہ نہ سکے اور فوراً اسلام قبول کر لیا۔

• حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب صحابہ میں سے تھے ایک دفعہ بیت اللہ کو جا رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ میں ملاقات ہو گئی۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے ہی پیار اور شفقت سے اپنے پاس بٹھایا اور سورۃ نحل کی آیات پڑھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جونہی میں نے وہ آیات سنیں اسلام نے میرے دل میں گھر کر لیا

بعض لوگ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ ہم نے کئی دفعہ قرآن پڑھا ہم پر کوئی اثر نہیں ہوا اس کا جواب یہ ہے جو قرآن کریم نے بیان کر دیا ہے کہ

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

جب تک انسان تعصب کو بالائے طاق رکھ کر غور نہیں کرتا اس پر اثر ہونا ناممکن ہے ایک شخص جو سرکشی میں انتہا کو پہنچا ہوا ہے اسے نصیحت کرنا بہت مشکل کام ہوتا ہے لیکن قرآن کریم چونکہ اپنے اندر ایک عظیم روحانی تاثیر رکھتا ہے اس لئے قرآن نے بار بار نصیحت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ تم کوشش کرتے چلے جاؤ کہ اس کے آئینہ قلب میں قرآنی تاثیر چمک اٹھے اور اس کا دل ایک دفعہ صیقل ہو جائے۔

• اولیاء کی کتب میں ایک واقعہ لکھا ہے جس کا ذکر حضرت مصلح موعود نے بھی تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۴۱۶ میں کیا ہے کہ ایک شخص مسلمانوں کو سخت دکھ دیا کرتا اور باوجود سمجھانے کے باز نہیں آتا تھا۔ آخر کئی لوگوں نے تنگ آکر اس محلہ کو ہی چھوڑ دیا۔ جس میں وہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ ایک بزرگ حج کر رہے تھے کہ انہوں نے اسی شخص کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ انہوں نے حیران ہو کر پوچھا تو کہاں تیرا کام تو سارا دن گانا بجانا اور شرابیں پینا تھا تو کعبہ کا طواف کرنے کس طرح آگیا۔ وہ کہنے لگا ہر چیز کا ایک وقت مقدر ہوتا ہے۔ آپ لوگ مجھے قرآن بھی سناتے اور حدیثیں بھی بتاتے تھے۔ مگر میرے دل پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا۔ ایک دن مجلس لگی ہوئی تھی دوست احباب بیٹھے تھے شراب کی صراحیاں قرینے سے رکھی ہوئی تھیں کہ یکدم مجھے گلی میں ایک آواز آئی۔ کوئی اجنبی نہ معلوم کیوں گلی سے گذر رہا تھا اور قرآن کریم کی یہ آیت خوش الحانی سے پڑھتا جا رہا تھا کہ

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا
أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ
لِذِكْرِ اللَّهِ

کیا مومنوں پر ابھی وقت نہیں آیا
کہ ان کے دل خدا تعالیٰ کے خوف
سے بھر جائیں"

یہ آیت جونہی میرے کان میں پڑی مجھے یوں معلوم ہوا کہ یہ آیت ابھی میرے لئے آسمان سے اتری ہے۔ میرے آنسو جاری ہو گئے میں نے مجلس برخواست کر دی گانے بجانے کے آلات توڑ دیئے۔ توبہ کی اور حج کے لئے چل پڑا۔ الغرض قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو عجیب تاثیرات پر مشتمل ہے۔ اور تا قیامت سب لوگوں کے لئے باعث ہدایت اور رحمت ہے۔ اور اس کے دقائق و معارف و حقائق زمانہ کی ضرورت کے مطابق کھلتے رہتے ہیں۔

ہمارا یہ فرض ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

پر صحیح معنوں میں عمل کرنے والے ہوں۔

انصار — زبانیں سیکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ سے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ زبانیں سیکھئے۔ جتنے انصار ہیں آپ کی عمر ایسی نہیں کہ آپ سیکھ نہ سکیں۔ پس آپ کو خدا تعالیٰ نے جو بچپن کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ وہ حاصل کر لیں اور سیکھنے میں بے تکلف ہو جائیں۔ کوئی شرم محسوس نہ کریں ٹوٹے پھوٹے جتنے فقرے سیکھے جاتے ہیں بے شک سیکھیں اور انہیں بولیں۔"

اللہ تعالیٰ انصار اللہ کو حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تازہ ارشاد کے مطابق عمل کرنے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مرحوم

سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ذکر خیر

موت کا آنا از حد ضروری ہے۔ جو اپنے وقت پر آتا۔ اور ضرور آتی ہے۔ اس کا شک نہ خطا نہیں جاتا۔ اسلامی تعلیم کے مطابق موت بھی خداوند تعالےٰ کی نعمت ہے اور موت صرف روح کا جسد عنصری سے جدا ہونے کا نام ہے اور یہ جدائی بھی انسان کی ترقیات کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ انسان اس دارالابتلاء سے نکل کر دارالامن میں چلا جاتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اس جدائی سے دکھ ہوتا ہے۔ یہ ایک طبعی تقاضا ہے۔ اور اس کا اظہار آنکھ کے ڈبڈبانے سے ہوتا ہے ورنہ واویلا اور جزع فزع کا اظہار گناہ کا باعث ہوتا ہے جس سے اسلام نے منع کیا ہے۔ مگر مرحوم کے ذکر خیر سے ایک تو مرحوم فرد کے لئے دلی دعائیں ہوتی ہیں اور جو ذکر خیر کے متعلق کچھ لکھ رہا ہوتا ہے وہ بھی اپنی نیت کے مطابق ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اس لئے نہایت اختصار سے مکرمی مرحوم میاں صاحب کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔

حضرت میاں صاحب کا بچپن اور تعلیم

حضرت میاں صاحب کی پیدائش اور تعلیم کے متعلق جیسا کہ ان کے چھوٹے بھائی صاحب نے کوئٹہ سے راقم الحروف کو لکھا کہ بڑے بھائی جان ۱۹۱۱ء میں آسام کے علاقہ چاندی پور میں پیدا ہوئے تھے۔ یہاں والد محترم خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم اپنی ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بغرض ملازمت مقیم تھے۔

ابتدائی تعلیم بعد میں کوئٹہ میں حاصل کی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اور ریاضی کے مضمون میں آپ نے ایم اے کیا اور ایم اے کا فائنل امتحان آپ نے پشاور سے دیا تھا۔ اس طرح ۱۹۳۷ء میں ایم اے پاس کیا۔

ملازمت

اس کے بعد بلوچستان آکر آپ محکمہ تعلیم سے منسلک رہے اور فورٹ سنڈیمن کے ہائی سکول میں بطور معلم سروس کا آغاز کیا۔ اور سیکنڈ ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر فائز رہے جب کوئٹہ تشریف لائے۔ تو محکمہ ایکسائز میں "ایکسائز انسپکٹر" کے طور پر ملازمت کی۔ علاوہ ازیں ملک کے مختلف علاقوں میں رہے کچھ دیر کے بعد سول سپلائز ڈیپارٹمنٹ میں بطور ٹیکسٹائل آفیسر مقرر ہوئے۔ اور غالباً ۱۹۴۲ء سے ۱۹۵۰ء تک اس محکمہ میں فرائض سرانجام دیتے رہے پھر دوبارہ ایکسائز کے محکمہ سے منسلک ہو گئے۔ اور بعد میں جب پاسپورٹ کا محکمہ وزارت خارجہ کے تحت آیا۔ تو انہیں پاسپورٹ و ویزا آفیسر مقرر کیا گیا اور کوئٹہ میں یہ فرائض سرانجام دیتے رہے ۱۹۵۷ء میں ایک سال کے لئے بطور پاسپورٹ و ویزا آفیسر کلکتہ میں تبدیل ہو گئے۔ اور وہاں شدید بیمار ہونے کی وجہ سے واپس پاکستان آگئے۔ اور کوئٹہ میں اپنا عہدہ سنبھالا۔ اور یہاں سے ریٹائرڈ ہوئے۔

جماعت کی خدمات

آپ ۱۹۴۲ء میں جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان کے امیر مقرر ہوئے۔ قبل ازیں سیکرٹری مال کے عہدہ پر بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس طرح ایک عرصہ تقریباً سولہ سال امارت کے عہدہ پر کام کرنے کی آپ کو توفیق ملی۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ۱۹۴۸ء و ۱۹۴۹ء میں کوئٹہ تشریف لاتے رہے اور آپ کی امارت کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کو حضرت مصلح موعود اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والہانہ خدمت کی توفیق پائی۔ جس کے متعلق حضور نے خود تفسیر کبیر میں تعریفی کلمات تحریر فرمائے ہیں۔ واقعی محترم بھائی صاحب نے اپنی زندگی نہایت عاجزی اور انکساری سے گزاری تھی۔ نیز تقریباً ۱۷ سال آپ مجلس انصار اللہ کوئٹہ بلوچستان کے زعیم اعلیٰ رہے اور وفات کے وقت بھی آپ اسی عہدہ پر تھے اور صدر مومنان اور قاضی کے عہدہ پر بھی خدمات سرانجام دیں۔

یہ مختصر حالات مکرمی میاں صاحب کے چھوٹے بھائی کے خط سے نقل کر دیئے ہیں تاکہ ریکارڈ ہو جائے۔ اب اپنے مشاہدہ کے مختصر حالات تحریر کرتا ہوں۔

میاں صاحب مرحوم نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے اور عاجزی اور انکساری ان کا شیوہ تھا۔ جماعتی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ان کا شعار تھا۔ سچی اور حق بات آپ کو پسند تھی معاملات کے ستھرے اور حسن سلوک کے دلدادہ تھے نرم دل اور تحمل سے بات کرنے کے وہ عادی تھے اور قرآن مجید کے عاشق تھے تفسیر کبیر کی ساری جلدیں خرید کر اپنی مختصر لائبریری میں رکھی ہوئی تھیں اور ان کا بار بار مطالعہ کیا کرتے تھے۔ بعض دفعہ مسجد احمدیہ کوئٹہ میں درس بھی دیا کرتے تھے۔ لجنہ جماعت میں جب کوئی کورس کروانا ہوتا تو ان کی ڈیوٹی بھی درس و تدریس کے لئے لگ جایا کرتی تھی اور مکرم میاں صاحب مرحوم نہایت محنت سے اپنا لیکچر تیار کرتے اور پھر دیا کرتے تھے آپ کے گھر ٹیلیفون بھی تھا۔ اور اس کے متعلق حضرت میاں صاحب فرمایا کرتے تھے یہ تو بالکل جماعتی کاموں کے لئے وقف ہے۔ مجھے کئی دفعہ بعض حوالوں کی ضرورت پڑتی تو میں انہی کے مکان پر حاضر ہوا کرتا تھا۔ ان سے کتاب لے کر حوالہ نوٹ کر کے وہ کتاب واپس کر دیا کرتا تھا۔ بعض دفعہ انہی لکھے ہوئے مضامین بھی ان کو مشورہ کی غرض سے دکھلا دیتا۔ اور ان کے قیمتی مشوروں سے استفادہ کرتا رہا۔

میاں صاحب زعیم اعلیٰ جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان کافی عرصہ سے تھے۔ بعض دفعہ حلقوار حلقوں میں جا کر علاقہ کے انصار کی میٹنگز بلایا کرتے تھے مجھے سفر میں بھی ایک دو دفعہ ان کی معیت میں پڑا۔ آپ سفر و حضر میں ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور اپنے اوقات پر نمازیں ادا کرنے کے عادی تھے۔ اپنے ساتھیوں کا پورا خیال رکھتے اور ان کی نگرانی کیا کرتے تھے۔ دوران سفر میں بھی بڑے ہشاش بشاش ہوا کرتے تھے۔ اور ہنس مکھ ہونا ان کی طبیعت ثانیہ تھی۔ اور مرکز سے جو بھی دوست مسجد احمدیہ کوئٹہ میں جایا کرتے تھے تو ان کی خاطر مدارات کرنے میں پیش پیش ہوا کرتے تھے۔

اولاد کی تعلیم و تربیت

میاں صاحب کو خداوند تعالےٰ نے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ جہاں ان کو اپنی اولاد کی ظاہری تعلیم کا شوق تھا اس سے کہیں بڑھ کر ان کی تربیت کا ولولہ موجزن تھا۔

آپ کی دو لڑکیاں اور ایک لڑکا ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ نہایت مخلص فدائی اور جماعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ رکھنے والے ہیں ماشاء اللہ۔ اور یہی نمونہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کا مصداق ہے۔ اولاد کی تربیت کا مطلب ہی یہی ہوتا ہے کہ اگر وہ زیور تعلیم سے آراستہ ہو جائیں۔ تو اخلاق کے مہکتے ہوئے پھول بھی دکھائیں اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ آپ ہمارے کہنہ مشق بزرگ تھے بڑی سلجھی ہوئی اور بیدار طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ کوئٹہ میں خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ خلاء جلد پورا ہو۔ آمین۔

(روشن الدین احمد واقف زندگی وکیل نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ)

اکناف عالم میں تبلیغ کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکناف عالم تک اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم اور کوئی نہیں..... زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔

جس دن سے تم سمجھ لو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔"

(الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء)

اللہ تعالےٰ ہمیں حضور کے ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

میرے میاں کریم المکارم صاحب مرحوم

میرے میاں مکرم کریم المکارم صاحب مرحوم نیوی میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ ایک کتاب کے مصنف تھے۔ ۱۹۷۱ء میں تمغہ بھی حاصل کیا۔ اپنے دفتر کے کام کے ماہر تھے۔ جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بہت ہی نیک، تہجد گزار ہر ایک کے ہمدرد تھے۔ کبھی کسی کا دل نہ دکھایا۔ ہر شخص سے ہنس کر ملتے۔ دل کے مریض تھے لیکن اپنے آپ کو کبھی بیمار نہ کہتے تھے۔

وفات سے تھوڑی دیر پہلے شوگر کے علاج کے لئے جنرل ہسپتال لاہور میں داخل رہے مگر زبردستی گھر آ گئے۔ دفتر سے چھٹی پر تھے کہ دفتر سے پیغام آیا کہ ایک ضروری کام رکا پڑا ہے صرف ایک گھنٹہ کے لئے دفتر آ جائیں۔ اگلی صبح دفتر جانے کے لئے تیار تھے۔ صبح فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کی اور ناشتہ کے بعد دفتر جاتے ہوئے مجھے کہنے لگے کہ تم تیار رہنا میں جلد آؤں گا پھر کہیں چلیں گے۔ میرے میاں کے دفتر جانے کے بعد میرا دل یکایک پریشان ہو گیا بار بار آنکھوں میں آنسو آ جاتے رہے کسی کام میں دل نہ لگتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد میری باجی کا داماد آ گیا۔ میں اسکو دیکھ کر بے اختیار رو پڑی اور کہا کیا میرے مکارم کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے؟ وہ حیران ہو کر میرا منہ دیکھنے لگا ——— کہنے لگا چلیں آپ کو بھائی جان (میرے میاں) بلا رہے ہیں۔ پتہ چلا کہ میری باجی کے گھر کے پاس ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا وہ ابھی میری باجی کے گھر ہی میں تھے۔ میرے جانے پر اٹھ کر بیٹھ گئے۔ میں نے تسلی دی۔ اپنے آنسو زبردستی روکے۔ لیکن ان کی چوٹیں بڑی شدید تھیں۔ یہ ۱۹ نومبر ۱۹۸۲ء جمعرات کا دن تھا صبح ۸ بجے ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا مگر اگلے روز جمعہ کے دن ۴ بجے سہ پہر وہ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم میرے میاں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

میرے میاں کے بڑے بھائی مکرم حسین المحاسن صاحب کراچی سے بھائی کا افسوس کرنے آئے مجھے بڑی تسلیاں دیتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مصلحتیں وہ خود ہی جانتا ہے ہم تو اس کی رضا پر راضی اور صابر و شاکر ہیں مکرم حسین المحاسن صاحب اپنے بھائی کی وفات کے پندرہ دن بعد اپنے بھائی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ابھی یہ صدمات تازہ تھے کہ تقدیر نے ایک اور غم دکھا دیا۔ میرا جوان بھائی عبدالقدیر ہارون جو مجھے میرے میاں کی وفات پر تسلیاں دیتا تھا چند ماہ بعد فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میرا بھائی ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہتا تھا۔ بڑا ہی نیک نمازی، جماعت کے ہر کام کو اپنے لئے فخر کا موجب خیال کرتا تھا۔

میں جلسہ سالانہ سے پہلے اپنے بھائی سے ملنے گئی۔ میرے میاں اور جیٹھ کی وفات پر آب دیدہ ہو گئے۔ یہ ہماری آخری ملاقات تھی۔ میرے راولپنڈی واپس آنے کے آٹھ دن بعد وہ بھی اس دنیائے فانی سے گذر گئے۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ وہ میرے میاں مکرم کریم المکارم صاحب، میرے جیٹھ مکرم حسین المحاسن صاحب اور میرے بھائی مکرم عبدالقدیر ہارون صاحب کو اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مجھے اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

میرے میاں نے اپنے پیچھے مجھ بیوہ کے علاوہ تین بچیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے اور ان کے بڑے بھائی نے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ خدا ہم سب پر اپنا رحم فرمائے اور اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

(بیگم کریم المکارم (مرحوم)
N/۱۴۲ محلہ وارث خاں۔ راولپنڈی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کچھ ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔ کرامت کیا چیز ہے: اور خوارق کب ظہور میں آتے ہیں؟ سو سمجھو اور یاد رکھو کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے۔ وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ عالم بالا کو نشان کی صورت پر دکھلاتی ہے۔ تمام مومن اگرچہ عام طور پر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں لیکن وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے۔ جو ان بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے جو حضرت احدیت میں جان نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں جبکہ وہ دنیا میں ذلیل کئے جاتے اور ان کو برا کہا جاتا اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی ان کا نام رکھا جاتا ہے اور ان کے تباہ کرنے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپ کو تھامے رہتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ ان کی تائید میں کوئی نشان دکھاوے۔ تب یک دفعہ ان کا دل دکھتا اور ان کا سینہ مجروح ہوتا ہے۔ تب وہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کے ساتھ گرتے ہیں اور ان کی دعاؤں کا آسمان پر ایک صعب ناک شور پڑتا ہے اور جس طرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہ بہ تہ بادل پیدا ہو کر یک دفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اٹھاتے ہیں اور یکدفعہ ایک نشان کی صورت پر زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ غرض جب کسی مرد صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہاء تک پہنچ جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

(منقول از "راز حقیقت" از قلم حضرت مسیح الموعود علیہ السلام ص ۶-۷)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم محمد اسلم خالد صاحب لندن کو مورخہ ۲ اپریل ۱۹۸۴ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام ازراہ شفقت "صباح البشریٰ" تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم شیخ محمد حسن صاحب کی پوتی اور مکرم عطاء اللہ صاحب مرحوم آف نوشہرہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور اپنے فضل سے خادمہ دین بنائے آمین ثم آمین!

بقیہ "اخبار احمدیہ" صفحہ اول

طلب کریں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو دعائیں جماعت کو بتائی ہیں وہ دعائیں باقاعدگی سے کریں۔ اس کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے باقاعدگی سے دعائیں کرنا اپنا معمول بنالیں کیونکہ یہ وہ وجود ہے جس کی رہنمائی پر آج دنیا میں اسلام کے غلبہ کا سارا انحصار ہے۔

• مکرم قاضی عزیز احمد صاحب کے صاحبزادے مکرم مبارک احمد صاحب خونی پیچش کی وجہ سے سخت بیمار ہیں اور عزیز فاطمہ ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک طبیعت بہتری کی طرف نہیں آ رہی۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

زکوٰۃ ادا کر کے اپنے اموال میں اضافہ کیجئے! (ناظر بیت المال۔ آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ لیکن ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوادیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں اور کوائف مکمل نہ ہونے کی وجہ سے داخلہ میں دیر نہ ہو۔

۲۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کے اوّلین مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال اوّل)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ شوکت جہاں صاحبہ بیوہ مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند ۱۲/۸۳ کو وفات پاگئے تھے۔ ان کی حق الخدمت کی رقم اور امانت ذاتی ۱۲/۴۴ ۱۶۹-۱۰۷ میں کچھ رقم ہے۔ وہ رقم مجھے دلائی جائے۔ میرے علاوہ ان کے وارث دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ جنہوں نے اپنی تحریر میں امانت ۱۹/۱۹۹ تحریک جدید مبلغ ۳۲۰/- روپے اور امانت ۱۲/۴۴ ۱۶۹-۱۷ صدر انجمن احمدیہ ۳۰۷۸/۱۷ روپے رقوم مجھے دیئے جانے کا اختیار دیا ہے۔ ان رقوم کی ادائیگی پر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء)

ایک بے نظیر انقلاب

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۱)

پس آؤ ہم انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کے ذریعہ اب پھر وہی انقلاب دوبارہ برپا کرنے والے بنیں۔ (قیادت اصلاح وارشاد انصاراللہ مرکزیہ)

۱۹۸۴ء میں وعدہ جات تحریک جدید لاکھوں سے کروڑوں میں

امام وقت کی خواہش اور مجالس انصاراللہ کا فرض

"گزشتہ سال اندرون اور بیرون کے وعدہ جات کی کل مقدار ۲۲ لاکھ روپے تھی اور یہ جو سال گذرا ہے اس میں یہ تعداد بڑھ کر ۸۳ لاکھ تک پہنچ گئی۔ گویا خدا کے فضل سے ایک ہی سال میں ۵۱ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ صرف تحریک جدید میں۔ اور ایک قدم اور تو آپ اگلے سال ایک کروڑ سے اوپر نکل جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایک نیا سنگ میل جماعت کی تاریخ میں رکھا جائے گا کہ ۱۹۸۴ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تحریک جدید کا وعدہ پہلی مرتبہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں داخل ہو گیا۔ تو اس کے لئے انصار کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے..... تو خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں کہ دفتر دوم کے معیار قربانی کو بڑھائیں۔ کیونکہ اب تعداد تو آپ نہیں بڑھا سکتے غالباً دفتر دوم بند ہو چکا ہے۔ تعداد کے اعتبار سے لیکن ایک پہلو ابھی باقی ہے۔ دفتر دوم میں جو لوگ وفات پا گئے تھے اُن کے نام اگر آپ زندہ رکھنا چاہیں اُن کے ورثاء۔ اُن کے اقربین۔ ان سے محبت کرنے والے۔ تو وہ اس طرح تعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں۔"

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع انصاراللہ ۱۹۸۳ء)

(قیادت تحریک جدید انصاراللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ جلد ادا کرنے کی فضیلت

صحابہ کرامؓ قربانی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے اور صاحب نصاب تو اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ ان کے مال پر کب سال ختم ہو کہ وہ اپنی زندگی زکوٰۃ ادا کریں بلکہ بعض اصحابؓ تو سال پورا ہونے کا بھی انتظار نہیں کرتے تھے اور سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دیتے تھے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ کی ادائیگی اس کے واجب ہونے سے قبل ہی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ (ابو داؤد، ترمذی) (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تجنید فارم لجنہ

امسال تجنید کے نئے فارم چھپوائے گئے ہیں۔ تمام مجالس کی صدر صاحبات سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تمام خواتین کی مکمل فہرست نئے فارم کے مطابق جلد از جلد تیار کرکے بھجوائیں۔ شوریٰ کے موقعہ پر منعقد کی جانے والی ضلعی میٹنگ پر تشریف لانے والی ضلعی صدریں یہ فارم مرکز سے لے جا چکی ہیں۔ مجالس ان سے رابطہ قائم کرکے فارم حاصل کرکے جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ماہنامہ انصاراللہ کی خریداری قبول فرمایئے! سالانہ چندہ: بیس ۲۰ روپے (مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ

ریویو آف ریلیجنز کے متعلق تاکیدی ارشاد

"..... میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلادیں..... اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگادو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی۔ اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔"

(الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء)

رسالہ کا چندہ سالانہ : پچاس روپے

ملنے کا پتہ :

مینجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ ضلع جھنگ

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔

احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(مینجر الفضل)

عالمگیر غلبۂ اسلام کے لیے عظیم روحانی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لیے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے:-

۱- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

۲- ہر روز دو رکعت نفل، نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں

۳- کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴- ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے:-

(i) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

(ii) سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

۵- کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں:-

(i) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

(ii) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی کثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ بالمقابل ربوہ
ایوان محمود ربوہ
میں ۲۶-۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
جمعرات ۳ بجے دوپہر تا ۶ بجے شام
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر
مینجر
مشہور دواخانہ
ربوہ

لطیف موٹرز
نئی و پرانی
کاروں کی
خرید و فروخت کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۲۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور
فون ۵۹۴۴۴ - میاں عبداللطیف
دفتر : گھر :- ۳۳۰۶۹۳

اکسیر اپھارہ
متفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔
قیمت فی پیکٹ ۳/- روپے درجن ۲۷/- روپے گروس ۳۰۲/- روپے
بونس علاوہ۔
تفصیلات کے لئے کیور ہیو ونٹری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیور ہیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون: 606/607

خدمت کا ایک اور نیا انداز
لذیذ چرغہ کی فخریہ پیشکش کے بعد
• معیاری مصالحہ جات سے تیار کردہ لذیذ شامی کباب اور روغنی نان
• پولکا آئس کریم اور ڈیپ فریزر کی ٹھنڈی بوتلیں:
ہماری پیشکش، آپ کا انتخاب
لذیذ چرغہ ہاؤس۔ کالج روڈ، بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ